REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ فتح ۱۳۳۸ ہش | ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۷

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۹ دسمبر۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل حضور کو کچھ اعصابی بے چینی رہی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کرتے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۹ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

نہری پانی کے معاہدے پر نئے سال کے شروع میں دستخط ہو جائیں گے

موسم بہار میں یہ معاہدہ بغرض منظوری پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو بھیج دیا جائیگا

واشنگٹن ۲۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے وفدوں نے نہری پانی کے تنازعہ کے بارے میں جو بات چیت شروع کر رکھی ہے۔ اس میں مزید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ امید ہے کہ نئے سال کے شروع میں دونوں وفد معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ اس کے بعد موسم بہار میں اس معاہدے کو دونوں حکومتوں کو بغرض منظوری پیش کیا جاسکے گا۔ بعض مقامی اخبارات نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ دونوں وفدوں نے معاہدہ کو آخری شکل بھی دے دی ہے۔ لیکن اعلیٰ سطح کے حلقوں نے اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی جب یہ معاہدہ مکمل ہو جائے گا تو منصوبہ سندھ کے دوسرے مرحلے پر کام شروع ہو جائے گا۔ یہ کام دس سال میں مکمل ہوگا۔ اور اس پر ایک ارب ڈالر صرف ہوں گے۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ امریکہ اور مغربی جرمنی اس سلسلہ میں امداد دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔

نیک دل خاتون محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۹ دسمبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ پاکستان ریڈ کراس کے سیکرٹری جنرل محترم جناب صفدر علی خان صاحب کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز دو شنبہ کی رات اڑھائی بجے اپنے وطن امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ لہٰذا ان کا جنازہ اسی روز اگلی شب نو بجے کے قریب بذریعہ لاری ربوہ لایا گیا۔ آج مورخہ ۲۹ دسمبر کو ساڑھے نو بجے صبح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات نے شرکت فرمائی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

کامل انسان وہ ہے جس کی سب قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہوں

اس طرح وہ اپنے ظاہری محسنوں کا بھی شکریہ ادا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بھی جو اصل محسن ہے

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین کی نہایت لطیف اور پُرمعارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲؍ اگست ۱۹۴۹ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین

اس کے بعد فرمایا

میں نے

پچھلے خطبہ میں

بتایا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو مختلف قیود کے ساتھ مقید کر دیا ہے اور اسے ایسی صورت میں پیش کیا ہے کہ وہ عام نمازوں سے بہت بڑھ جاتی ہے اور یہی وہ صلوٰۃ ہے جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حاصل ہے

دوسری چیز

جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ نسکی ہے ”نُسُکٌ“ ”نَسِیکَۃٌ“ کی جمع ہے جو نَسَکَ سے نکلا ہے اور نسک کے معنے ہوتے ہیں۔ کسی نیک کام کو بغیر اس کے کہ اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ بغیر اس کے کہ اس کی ذمہ واری کسی پر ڈالی گئی ہو۔ اپنی خوشی اور مرضی سے کسی شخص نے سرانجام دیا اور اس نیت سے کام کیا کہ خدا تعالےٰ کی رضا اسے حاصل ہو جائے۔ اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے ”نسیکۃ“ کا لفظ ایسی قربانی پر دلالت کرتا ہے جو خالصۃً للہ ہو اور پھر اپنی خواہش ارادے اور طبعی رغبت کے ماتحت کی جائے۔ اس میں جبر اور حکم کا دخل نہ ہو۔ جبر اور حکم کے ماتحت کی جانے والی بھی للہ ہو سکتی ہے لیکن وہ مشتبہ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اس کے متعلق ایسا شبہ کرے کہ شاید اگر حکم نہ دیا جاتا تو قربانی کرنے والا قربانی نہ کرتا۔

پھر نَسِیکَۃٌ ایسے چاندی اور سونے کو بھی کہتے ہیں جس میں سے ہر قسم کی میل نکال دی جائے۔ اس لحاظ سے

نَسِیکَۃٌ کے معنے

اس فعل کے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ہر قسم کے نقص اور خرابی سے پاک ہو ہر زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظ کے جتنے معنے ہو سکتے ہوں وہ سب کے سب اپنی ذات میں مستقل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان تمام معنوں میں روح ایک ہی پائی جاتی ہے اور ہر مفہوم دوسرے مفہوم سے مشابہت کے رشتہ سے وابستہ ہوتا ہے چنانچہ ایسا سونا اور چاندی جس میں سے ہر قسم کی میل نکال دی جائے ”نسیکۃ“ کے مستقل معنے ہیں۔ اور ایسی قربانی جو خالصۃً للہ ہو وہ بھی اس کے مستقل معنے ہیں۔ اور ان دونوں معنوں کو اگر ملا کر دیکھا جائے تو دونو مشابہت کے رشتہ سے آپس میں وابستہ ہیں کیونکہ ہر وہ قربانی جو مصفّٰی ہو۔ غیر چیز کی اس میں ملونی نہ ہو محض للہ ہو وہ قربانی بھی ہر قسم کے عیب اور نقص سے صاف ہو جاتی ہے۔ اور ہر قسم کی میل سے صاف کی ہوئی چاندی اور سونے میں بھی

یہی معنے پائے جاتے ہیں

یعنی اس میں سے بھی غیر جنس کو نکال دیا جاتا ہے ان دونوں معنوں کو مدنظر رکھکر یہاں نسیکۃ کے معنے اس قربانی کے ہونگے جو ہر قسم کی خرابی اور نقص سے پاک ہو۔ خالصۃً للہ ہو۔ اور کوئی غیر چیز جس کے لئے قربانی نہیں ہونی چاہیئے اس میں شامل نہ ہو۔ پھر وہ قربانی طبعی رغبت سے ہو۔ جبر اور حکم کا اس میں دخل نہ ہو۔ خالصۃً للہ قربانی اور عام قربانی میں

زمین و آسمان کا فرق

پایا جاتا ہے۔ جب صرف قربانی کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد ہر قسم کی قربانی ہوتی ہے مثلاً اگر ہم کہیں کہ فلاں شخص نے اپنے بیوی بچوں کو بھوکا رکھا اور ماں باپ کی خدمت کی تو اسے بھی ہم قربانی ہی کہیں گے۔ یہ نہیں کہ وہ کام جو ماسوی اللہ کے لئے کیا جائے قربانی کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی ماسوی اللہ کے لئے جو کام کیا جائے۔ اس کے لئے بھی قربانی کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ احادیث میں آتا ہے کہ تین آدمی تھے جو کسی پہاڑی علاقہ میں سے گذر رہے تھے کہ طوفان باد و باراں آیا۔ اور وہ ڈر کے مارے ایک غار میں چھپ گئے جب وہ غار میں چھپے تو ایک بڑی سِل ہوا اور بارش کے زور سے لڑھک کر اس کے دروازہ پر آگری اور

اُن کا رستہ رُک گیا

انہوں نے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے غار میں پناہ لی تھی۔ لیکن ہوا اور بارش نے اُن کے باہر نکلنے کا رستہ بھی بند کر دیا ان تینوں کے اندر اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس سِل کو دروازہ سے ہٹا سکتے۔ پس تینوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جائے جس سے یہ سِل دروازہ سے ہٹ جائے۔ اور آخر انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ آؤ ہم اپنے کسی خاص فعل کو پیش کر کے خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ ہمارے فلاں فعل کی وجہ سے جو خالص تیرے لئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا اور میرے اہل و عیال کا گذارہ بکریوں کے دودھ پر ہے مگر ایک دن

ایسا اتفاق ہُوا

کہ میں جلدی واپس گھر نہ پہنچ سکا۔ بہت رات گئے میں گھر پہنچا۔ میرے بڈھے والدین میرا انتظار کرتے کرتے تھکان کی وجہ سے مزید بیدار رہنے کی برداشت نہ کر سکے اور سو گئے جب میں گھر پہنچا۔ تو میرے بچے بھوک کی وجہ سے تڑپ رہے تھے اور بیوی بھی بیتاب تھی میری بیوی نے کہا تمہارے والدین تو تھکان کی وجہ سے سو گئے ہیں۔ لیکن ہم لوگ جاگ رہے ہیں اور کھانے کی انتظار میں ہیں تو ہمیں دودھ پلا دو بچے بھوک کی زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے اسے جواب دیا

ماں باپ کا حق

بیوی بچوں پر مقدم ہے میں پہلے انہیں دودھ پلاؤں گا اور پھر بیوی بچوں کی طرف توجہ کرونگا چنانچہ میں نے دودھ کا پیالہ اٹھایا اور اُن کی پائنتی کھڑا ہو گیا کیونکہ میں انہیں جگانا اور انکی نیند میں خلل انداز ہونا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے خیال کیا جب یہ نیند سے خود بخود بیدار ہونگے تو ان کی خدمت میں دودھ پیش کرونگا۔ لیکن وہ تھکان کی وجہ سے ایسے سوئے کہ ساری رات گذر گئی اور وہ نہ جاگے۔ میرے بچے بھی آخر

بھوک کی برداشت

نہ کر سکے اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گئے۔ میں ساری رات والدین کی پائنتی دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔

صبح جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اور ان کے بعد بیوی بچوں کو دودھ دیا۔ اے میرے رب میری اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں تھی میں نے ان سے یہ حسن سلوک صرف اُس

فرض کے ادا کرنے کیلئے

کیا جو تو نے مجھ پر عاید کیا تھا اے میرے خدا اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل مقبول ہے تو تُو ہم پر رحم کر کے غار کے دروازہ سے پتھر ہٹا دے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ان تینوں میں سے ہر ایک شخص جب اپنی کسی خالص قربانی کو پیش کر کے خدا تعالےٰ سے دعا کرتا تو پتھر کا کچھ حصہ دروازہ سے ہٹ جاتا۔ جب تیسرے شخص نے دعا کی تو آندھی زور سے چلی اور پتھر کے باقی حصہ کو بھی غار کے دروازہ سے پرے ہٹا کر لے گئی اب یہ چیز بھی قربانی ہی کہلائے گی لیکن اس میں

احسان کا بدلہ

اتارنے کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے والدین کی خاطر جو فعل کیا وہ اس احسان کی قدر کی وجہ سے تھا جو والدین نے اس پر کیا تھا۔ اس قدر کی وجہ سے ہی اس نے ساری رات جاگتے ہوئے کاٹی۔ اپنے بیوی بچوں کو بھوکا رکھا اور جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لیا اپنے بیوی بچوں کو نہ پلایا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ قربانی نہیں تھی مگر اس کے خالصۃً للہ ہونے میں دوسروں کو شبہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات پائے جاتے ہیں جن میں وہ لوگ جن پر کسی کا احسان ہوتا ہے اس شخص کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کر دیتے ہیں مغلوں کی

تاریخ کا واقعہ ہے

کہ ہمایوں کا وزیر جب شکست کھا کر بھاگا جا رہا تھا تو سندھ میں اُسے پٹھانوں نے گھیر لیا اور سمجھ لیا کہ یہی ہمایوں کا وزیر ہے ان کے ساتھ ایک خادم بھی تھا۔ اس نے حملہ آوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ وزیر میں ہوں وہ نہیں اور وزیر کہہ رہا تھا کہ وزیر میں ہوں وہ نہیں آخر اس خادم نے اتنے زور اور اصرار کے ساتھ اپنے آپ کو بطور وزیر پیش کیا۔ کہ حملہ آوروں کو یقین ہو گیا کہ یہ غلام ہی اصل وزیر ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور پھانسی دیدی۔ یہ بھی ایک قربانی تھی۔ لیکن یہ قربانی خالصۃً للہ

نہیں تھی ایک محسن کے لئے تھی بالکل ممکن تھا وہ غلام دہریہ ہوتا تب بھی وہ اپنے محسن کے لئے جان قربان کر دیتا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ

قوم کی خاطر

اس کے رُعب اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کی پروا نہیں کرتے اور ہر ملک میں اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں جاپانی لوگ کوئی خدا پرست نہیں تھے وہ مشرک اور دہریہ تھے مگر گذشتہ جنگ میں جو قربانیاں انہوں نے کی ہیں ان کے واقعات پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ جہاز سے گرائے ہوئے بم کے خطا جانے کا امکان ہو سکتا ہے مگر جنگ میں بعض مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں کہ دو منٹ کا بھی وقفہ پڑ جائے تو

دشمن غالب آجاتا ہے

ایسے وقت پر اگر ہاتھ سے بم پھینکا جائے یا جہاز سے گرایا جائے تو ممکن ہے وہ نشانہ پر نہ بیٹھے۔ لیکن لائف بم کا خطا ہو جانا ممکن نہیں۔ جاپانی لوگ ایسے مواقع پر بم اپنے سینوں پر باندھ لیتے اور مقابل پارٹی کے مورچوں اور حفاظت کی جگہوں پر گو دکر گر جاتے تو خود تباہ ہو جاتے لیکن دشمن کی پوزیشن کو نقصان پہنچا دیتے

غرض ملک اور قوم کی خاطر انہوں نے قربانی کی اور ایسی کی جس کے واقعات پڑھ کر حیرت آتی ہے لیکن وہ قوم کی خاطر تھی۔ ملک کی خاطر تھی۔ خالصۃً للہ نہیں تھی۔

وہ قربانی جو خالصۃً للہ نہ ہو وہ بھی آگے کئی قسم کی ہوتی ہے۔ لوگ قوم کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ ملک کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ ماں باپ اور اولاد کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ مائیں اولاد کے لئے جو قربانی کرتی ہیں۔ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

دوسری قربانیاں

خواہ کتنی شاندار ہوں ماؤں کی قربانیوں کی طرح عام نہیں پائی جاتیں۔ مگر ان قربانیوں سے تو کوئی بستی بھی خالی نہیں بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو ماں ساری ساری رات جاگتی رہتی ہے باپ اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ بسا اوقات تنگ آکر دوسرے کمرے میں چلا جاتا ہے اس کے سامنے صرف سونے کا سوال ہوتا ہے اور بیوی کے سامنے ساری رات پھرنے کا لیکن وہ ساری ساری رات جاگتی ہے اور بچے کو گود میں لے کر ادھر ادھر پھرتی ہے اب یہ بھی قربانی تو ہے۔ لیکن اللہ کے لئے نہیں کہلا سکتی۔ ماں اپنی ممتا کی ماری یہ قربانی کرتی ہے۔ ہم اس کی

قدر کرتے ہیں اور اس کا ذکر سُن کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بعض دفعہ ہماری آواز میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے ہماری

آنکھوں میں نمی آجاتی ہے

لیکن وہ قربانی خالصۃً للہ نہیں کہلا سکتی قوم ملک والدین یا بیوی بچوں کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اور وہ قربانی جو خدا تعالےٰ کے لئے کی جاتی ہے دونوں میں ایک فرق ہے اور وہ فرق عقل کا ہے قوم ملک والدین یا بیوی بچوں کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اس کے ساتھ ایک جنون سا پایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی خاطر کی ہوئی قربانی کے ساتھ جنون نہیں پایا جاتا۔ اول الذکر قسم کی قربانی کرنے والے کا

اصل مقصد

یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح احسان کا بدلہ اتارے ماں اپنے بچے کی خاطر اس لئے قربانی کرتی ہے تا وہ آئندہ قوم کا سپوت ثابت ہو اور بڑے ہو کر وہ اس کی خدمت کرے حالانکہ خدا تعالےٰ اس سے بھی زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ اگر اس کے اندر قربانی کا حقیقی جذبہ ہوتا تو وہ دونوں کے درمیان موازنہ کرتی کہ کس کا احسان زیادہ ہے وہ ماں جو ساری ساری رات اپنے بچے کی خاطر جاگتی ہے اور اسے گود میں لئے پھرتی ہے۔ بسا اوقات وہ تہجد کے لئے نہیں اٹھتی حالانکہ

خدا تعالےٰ کا احسان

اس پر زیادہ ہوتا ہے وہ قوم کے لئے قربانی کرتی ہے تو اس لئے کرتی ہے کہ آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے لیکن اللہ تعالےٰ کا گذشتہ نسلوں پر بھی فضل ہوتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی وہ رحمت کا موجب ہوتا ہے پس، قوم ملک یا بیوی بچوں کی خاطر کی گئی۔ قربانی کی خالصۃً للہ قربانی کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ ملک اور قوم اور بیوی بچوں اور دوسرے عزیزوں سے نیک سلوک کرنے والے کی قربانی بھی بے شک قربانی کہلائے گی۔ لیکن ہوگی ادنیٰ اس لئے کہ اس نے بڑی چیز کو چھوڑ کر چھوٹی چیز کو اختیار کیا۔ اگر وہ

اس جذبہ کا صحیح استعمال

کرتا تو وہ ہر مقام کی نسبت سے اپنی قربانی کو تقسیم کرتا۔ قوم ملک والدین اور بیوی بچوں وغیرہ کے لئے قربانی کرنے والے کی خدا تعالےٰ پر نظر نہیں ہوتی کیونکہ جب ہم پڑھتے

قم باذن اللہ

دمِ مسیح زمانہ ہے قم باذن اللہ
وہی ازل کا ترانہ ہے قم باذن اللہ
جسے مسیح نے زندہ کیا نہیں مرتا
اجل خود اس کا نشانہ ہے قم باذن اللہ
بلا رہا ہے حقیقت کی طرف کوئی تجھے
تو کیوں ہلاکِ فسانہ ہے قم باذن اللہ
غلامِ احمدِ مرسل پکارتا ہے سنو
صدائے خانہ بہ خانہ ہے قم باذن اللہ
اسی نے زندہ کیا ہے مجھے بھرا ہے تو یہ
دمِ مسیح بہانہ ہے قم باذن اللہ

ہوتے ہیں کہ فلاں شخص نے تو قوم کی خاطر قربانی کی۔ فلاں نے اپنے آقا کے ساتھ نیکی کی مگر ہم موازنہ نہیں کر رہے ہوتے۔ ہم ایک پہلو کو ترک کر دیتے ہیں اور ایک پہلو پر بسلا اور خرچ کر دیتے ہیں۔ ہم ایک پہلو کو دیکھ کر اسے کامل تصور کر لیتے ہیں لیکن جب عقل کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تو

معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارا خیال غلط تھا۔ مثلاً ایک شخص ایک تنومند انسان کو جو سخت پیاسا ہو ایک چلّو بھر پانی دے دیتا ہے اور بچے کے سامنے پان کی گڈی رکھ دیتا ہے تو تنومند شخص کا ایک چلّو بھر پانی سے کیا بنے گا وہ اسے پیاس سے بچا نہیں سکتا اور نہ ہی پان کی گڈی بچے کے کام آسکے گی تنومند شخص چلّو بھر پانی پی کر مر جائیگا اور بچہ پان کی گڈی پی کر مر جائے گا۔ غرض اس کی قربانی قربانی تو کہلائے گی لیکن عقل کے ساتھ موازنہ نہ کرنے کی وجہ سے ناقص رہ جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ میں یہ بتایا ہے کہ میں ایسی ہی قربانی پیش کرتا ہوں جو خالصۃً للہ ہے۔

اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے دوسری قربانیاں بھی کیں اور ان کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ اے محمد رسول اللہ کیا تو اس وجہ سے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے گا۔ آپؐ نے جس رنگ میں اپنی قوم سے وفاداری کی اور صرف اپنے دوستوں کے لئے ہی نہیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی قربانیاں کیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔

حضرت عباسؓ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی تھے اور محسن بھی آپؐ دوسروں کی نسبت ان سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ جنگ بدر میں وہ قید ہو گئے۔ جب اسلامی لشکر مدینہ واپس آ رہا تھا تو رستہ میں ایک جگہ پر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے قیام کیا گیا۔ ان دنوں بیڑیاں اور ہتھکڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ قیدیوں کو رسیوں سے باندھ دیا جاتا اور رسیاں زیادہ سخت کر کے باندھی جاتی تھیں تا ڈھیلی نہ رہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

لشکر سمیت آرام کرنے کے لئے ایک جگہ پر قیام پذیر ہوئے۔ قیدیوں کی جگہ آپؐ کی آرام گاہ کے بالکل قریب تھی۔ رسیوں کے سخت بندھے ہونے کی وجہ سے حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز آنے لگ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ادھر کروٹ لیتے تھے کبھی ادھر۔ آپؐ کو نیند نہیں آتی تھی۔ صحابہ کے اندر یہ بات پائی جاتی تھی کہ وہ آپؐ کی ہر حرکت کو دیکھتے رہتے تھے۔ پہرہ داروں نے جب دیکھا کہ آپ کو نیند نہیں آ رہی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ

اس کی کیا وجہ ہے

انہوں نے خیال کیا کہ آپ کو چونکہ حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز آ رہی ہے اور ان سے آپ کو محبت ہے اس لئے دکھ اور تکلیف کی وجہ سے آپؐ کو نیند نہیں آتی چنانچہ انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں جس کی وجہ سے ان کے کراہنے کی آواز بند ہو گئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیر کے لئے نیند آ گئی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دیر کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں وہم پیدا ہوا کہ تکلیف برداشت نہ کر کے حضرت عباسؓ کہیں فوت ہی نہ ہو گئے ہوں یا بیہوش نہ ہو گئے ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے پہرہ داروں کو بلایا اور دریافت فرمایا کہ حضرت عباسؓ کی آواز کیوں نہیں آتی۔ انہوں نے بتایا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا کہ آپؐ کو نیند نہیں آ رہی ہم نے خیال کیا کہ یہ صرف

حضرت عباسؓ

کے کراہنے کی وجہ سے ہے اس لئے ہم نے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں جس کی وجہ سے ان کے کراہنے کی آواز بند ہو گئی ہے آپؐ نے فرمایا عباس سے بے شک مجھے محبت ہے لیکن دوسرے قیدی بھی تو کسی نہ کسی کو پیارے ہیں۔ یا تو تم عباس کی رسیاں بھی باندھ دو اور یا پھر دو لوگوں کی رسیاں بھی ڈھیلی کر دو۔ اس پر صحابہ نے دوسرے قیدیوں کی رسیوں کو بھی ڈھیلا کر دیا۔ یہ قربانی تھی جو آپؐ نے کی۔ حضرت عباسؓ کے ساتھ آپ کو محبت تھی۔ وہ آپ کے چچا تھے اور محسن بھی تھے اس لئے دوسروں کی نسبت آپؐ ان کی زیادہ حمایت کرتے تھے۔ لیکن جہاں محبت کے تعلقات تھے وہاں آپؐ نے یہ برداشت نہ کیا کہ حضرت عباسؓ کی رسیاں کھول دی جائیں اور دوسرے قیدی تکلیف کی وجہ سے کراہتے رہیں۔

حضرت خدیجہؓ

نے بھی آپؐ کے ساتھ حسن سلوک کیا تھا اس کا آپ پر اتنا گہرا اثر تھا کہ آپ حضرت خدیجہ کا بڑی کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ پر طبعاً یہ بات گراں گذرتی۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں نے تنگ آ کر ایک دن کہا یا رسول اللہ آپ بھی کیا کرتے ہیں خدا تعالےٰ نے آپ کو اس سے اچھی بیویاں دے دی ہیں آپؐ اس کا خیال چھوڑ دیں۔ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں کیا کیا خوبیاں تھیں۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا تو یہ بات کبھی نہ کہتیں۔ اسی طرح اور بھی جس جس شخص نے آپ سے حسن سلوک کیا آپؐ نے اسے بھلایا نہیں بلکہ آپ نے ہمیشہ اس کی قدر کی۔ اوروں کو جانے دو۔ جس قوم نے آپؐ کو نکالا تھا۔ آپؐ نے اس سے جو سلوک کیا وہ کیا کم قربانی تھی۔ وہ قوم آخر وقت تک آپؐ سے لڑتی رہی اور بالآخر ایک لمبی اور خطرناک جنگ کے بعد مغلوب ہوئی اور ساری کی ساری قید ہو کر آئی۔ اسی جنگ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان بھی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ لیکن اس قوم کے حسن سلوک کا آپؐ پر اتنا اثر تھا کہ آپ نے دو ماہ تک ان کے قیدیوں اور اموال کو تقسیم نہ کیا۔ وہ بھی ضدی تھے آپؐ کے پاس جلدی نہ آئے۔ آپؐ کا خیال تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں صحابہؓ سے ان کی سفارش کروں گا کہ جانے دو ان کو چھوڑ دو ان کا مجھ پر احسان ہے انہوں نے مجھے پالا تھا۔ مگر جب آپؐ نے دیکھا کہ وہ دو ماہ تک نہیں آئے تو آپ نے قیدی اور مال

صحابہؓ میں تقسیم کر دیئے

اس کے بعد آپؐ کی دودھ شریک بہن آئی۔ اور اس نے درخواست کی کہ آپؐ ان سے حسن سلوک کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں دیر تک انتظار کرتا رہا کہ تم آؤ تو میں تمہاری سفارش کردوں مگر تم نہیں آئیں اور میں نے سب کچھ صحابہؓ میں تقسیم کر دیا ہے۔ اب میں ایک بات کر سکتا ہوں۔ میں سفارش کروں گا کہ یا تو صحابہؓ تمہارے قیدی چھوڑ دیں اور یا تمہارے مال واپس کر دیں ان دونوں چیزوں میں سے جو چاہو پسند کر لو انہوں نے مال کے مقابلہ میں جانوں کو ترجیح دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا میری دودھ شریک بہن آئی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ اس سے

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اور اس کی

قوم سے حسن سلوک کیا جائے

میں نے ان سے دو چیزوں میں سے ایک چیز کا وعدہ کیا ہے۔ چاہے مال واپس لے لیں۔ اور چاہے قیدی آزاد کرا لیں غنیمت کا مال تقسیم کر دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں کو اس سے بالکل محروم نہیں رکھنا چاہتا۔ انہوں نے جانوں کو مال پر ترجیح دی ہے۔ اب میں تمہارے سامنے یہ بات رکھتا ہوں۔ صحابہؓ نے سب غلام چھوڑ دئے۔ اور کہا یا رسول اللہ ہم مال واپس کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک ہی چیز کا وعدہ کیا ہے۔ پھر یہ تو آپ کے محسن تھے۔ آپؐ نے دوسروں کے محسنوں کو دیکھکر اُن کی بھی قدر کی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسلامی لشکر جب لڑائی سے واپس آیا۔ تو آپ

قیدیوں کا معائنہ

فرما رہے تھے قیدیوں میں عورتیں مرد سب شامل تھے آپ قیدیوں کو دیکھ رہے تھے کہ ایک عورت بولی یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم ہے میں کون ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں تم خود ہی بتا دو اس نے کہا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ پھر اس نے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے محسن ہیں اور محسن محسنوں کی قدر کیا کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا دیکھو۔ اس لڑکی کا باپ غریبوں کی مدد کیا کرتا تھا مسافروں کے کام آتا تھا اور جہاں تک اس کے بس میں ہوتا وہ دوسروں سے حسن سلوک کرتا۔ مجھے یہ دیکھکر شرم آتی ہے کہ اس کی لڑکی ہمارے پاس قید ہو۔

میرا یہ مشورہ ہے

کہ انہیں آزاد کر دو۔ چنانچہ صحابہؓ نے صرف اس لڑکی کو ہی نہیں بلکہ اس کے اصرار پر اس کی ساری قوم کو آزاد کر دیا۔ غرض آپؐ نے اپنے محسنوں سے ہی نیک سلوک نہیں کیا بلکہ دوسرے لوگوں کے محسنوں کی بھی قدر کی ہے۔ حاتم طائی کا قبیلہ آپ سے بہت دور رہتا تھا۔ اس کا آپؐ پر کوئی احسان نہ تھا۔ آپ نے محض اسلئے کہ ان کا ایک فرد دوسروں سے حسن سلوک کیا کرتا تھا۔ ان کی قدر کی۔ اور آزاد کر دیا پس قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے یہ معنے نہیں کہ آپؐ دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ بلکہ

اس کا مطلب یہ ہے

کہ میری ساری قربانیاں جو انسانوں کی خاطر ہوتی ہیں وہ بھی خدا تعالےٰ کے واسطہ سے ہوتی ہیں۔ بعض لوگ نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نماز پڑھتے تھے وہ صحیح معنوں میں خدا تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ بعض دفعہ انسان ایک محسن کی خاطر دینی کاموں میں حصہ لینے لگ جاتا ہے مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ اس کا استاد دیندار ہے تو وہ بھی دیندار بن جاتا ہے اب اس کا یہ فعل خالص خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے نہیں ہوگا بلکہ استاد کے لئے ہوگا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دینداری محض خدا تعالےٰ کی خاطر تھی گویا ایک وہ ہے۔ جو پیر کی خاطر خدا تعالےٰ کو مانتا ہے اور ایک وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر پیر کو مانتا ہے۔

ادنیٰ درجہ کا مسلمان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ تعالےٰ کو مانتا ہے۔ لیکن اعلیٰ درجہ کا مسلمان وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔ غرض قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ کہ میری تمام قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہیں۔ میں اگر بیوی بچوں کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر والدین کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر

قوم کی قدر کرتا ہوں

میں اگر اپنے محسنوں یا دوسرے لوگوں کے محسنوں اور بزرگوں کی قدر کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ رحمت اور شفقت جو ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ میرے خدا نے ہی ان کے اندر رکھی ہے اور وہی بندوں سے حسن سلوک کرواتا ہے۔ چیز تو وہی رہی۔ ایک عام آدمی نے بھی قربانی کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کی۔ مگر ایک عام شخص نے اپنی اغراض کے لئے قربانی کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خدا تعالےٰ کے مظاہر سمجھ کر ان کے لئے قربانی کی۔ لوگ ماں باپ سے حسن سلوک کرتے ہیں تو

ذاتی اغراض

کے لئے کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی والدین تو فوت ہو چکے تھے لیکن دودھ پلانے والی ماں تو موجود تھی۔ اور وہ ماں کی قائمقام تھی۔ لوگ بچوں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ تو ذاتی اغراض کے لئے کرتے ہیں۔ لوگ دوستوں سے حسن سلوک کرتے ہیں تو ذاتی اغراض کے لئے کرتے ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں ان سب سے اسلئے حسن سلوک کرتا ہوں۔ کہ

یہ خدا تعالےٰ کے مظاہر ہیں

لوگ ماں کی محبت کو دیکھ کر اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔ مگر میں ماں کے لئے اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ اس کے دل میں وہ محبت خدا تعالےٰ نے ہی رکھی ہے لوگ ماں کو کو ہی اصل محبت کا مستحق قرار دے لیتے ہیں۔ دوستوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں براہ راست محسن قرار دے لیتے ہیں اور اُن کے احسان کے بدلہ اتارنا چاہتے ہیں لیکن میری سب قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہیں میں اپنے بھائیوں سے اپنی قوم سے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں سے اگر حسن سلوک کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اندر

محبت اور شفقت کا جذبہ

خدا تعالےٰ نے ہی رکھا ہے۔ غرض نسکی کے معنوں میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ قربانی ہو اور خالصتہً للہ ہو۔ لیکن رب العلمین کے الفاظ ساتھ لگا کر اسے اور بھی مقید کر دیا گیا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ کے ساتھ رب العلمین لگا کر

اس کی وجہ بیان کر دی ہے

کہ میری قربانی کیوں للہ ہے اور اس کی وجہ یہ بتاتی ہے کہ وہ رب العلمین ہے۔ یعنی وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ ماؤں کو بھی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ بچوں کو بھی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ دوستوں کو بھی پیدا کرنے والا ہے۔ سب چیزیں جو مجھے نظر آتی ہیں اسی کی طرف سے ہیں ایک شخص اپنی ماں کی قربانیوں اور حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے باپ کے حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے۔ دوستوں کے حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے لیکن میں ہر چیز کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ دیکھتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہی

ان خدمات کا محرک ہے

رحمت اور شفقت جو ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی کی طرف سے ہے اسی نے دنیا کے ہر ذرہ سے مجھے فائدہ پہنچایا ہے۔ مثلاً ٹھنڈا پانی ہے میں اسے پیتا ہوں اور اپنی پیاس بجھاتا ہوں۔ پیاس کو بجھانا پانی کی ذاتی خصوصیت نہیں ہے اس کے اندر میرے خدا نے ہی یہ خوبی پیدا کی ہے۔ اسی طرح دوسری چیزیں ہیں ان کے اندر بعض خصوصیتیں جو موجود ہیں وہ خدا تعالےٰ کی ہی رکھی ہوئی ہیں میں ہر چیز کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ دیکھتا ہوں اصل محسن خدا تعالےٰ ہے اور یہ چیزیں ذرائع ہیں اور جب اصل محسن خدا تعالےٰ ہے۔ تو پھر میں قربانی بھی اسی کی خاطر کیوں نہ کروں۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ کے ساتھ رب العلمین لگا کر یہ بتایا ہے کہ ہر چیز جو فائدہ مند ہے اسکے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ لوگ بے وقوفی اور نادانی سے اس چیز کو فی ذاتہٖ فائدہ مند سمجھ لیتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ رب العلمین ہے اور سب چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ پھر میں اس کے لئے قربانی کیوں نہ کروں۔ گویا یہ الفاظ پڑھ کر آپ نے اپنے دعوے کے لئے وجہ جواز بیان کر دی ہے یہ بھی بتا دیا کہ میری سب قربانیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں اور یہ بھی بتا دیا کہ ان قربانیوں کی وجہ کیا ہے

کامل انسان وہ ہے

جس کی سب قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہوں اس طرح وہ اپنے ظاہری محسنوں کا بھی شکریہ ادا کر دیتا ہے اور خدا تعالےٰ کا بھی جو اصل محسن ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے محسنوں کے لئے نہیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی قربانیاں کی ہیں۔ اور آپ نے قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ میں بندوں کے احسانوں کی بھی قدر کرتا ہوں۔ لیکن یہ سمجھ کر تا ہوں کہ اس کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر ذرہ کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہے جو شخص ایسی قربانی کرتا ہے وہ بظاہر قوم اور وطن اور رشتہ داروں کے لئے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن وہ انہیں ایک ذریعہ سے زیادہ درجہ نہیں دیتا وہ سمجھتا ہے کہ ہر فعل دراصل خدا تعالےٰ ہی کر رہا ہے اس طرح وہ دونو کا حق ادا کر دیتا ہے۔ قریبی محسن کا بھی اور دور کے محسن کا بھی جس نے قریبی محسن کے دل میں وہ خواہش پیدا کی اور یہی قربانی اصل اور اعلیٰ درجہ کی ہے

اُن دوستوں کیلئے جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں بھجوایا

بعض مخلصین اپنی مالی مشکلات اور دنیوی غم و ہم کے باعث سالِ نو تحریک جدید پر دو ماہ کا عرصہ گذر جانے پر بھی وعدہ بھجوانے میں متامل ہیں۔ ان کے ازدیادِ ایمان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان پرور تقاریر میں سے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں۔

"مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے"!

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے وُہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کیساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں"!

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ حالات میں سے گزرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی۔ اور وہ کامیاب ہوئے"!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر ہم کسی مزید تحریک کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اپنا وعدہ بھجوانے میں تاحال ہچکچاہٹ محسوس کرنیوالے دوست فوراً اپنا عملی قدم اٹھا کر اپنے زندہ ایمان کا ثبوت دیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تصاویر لینے والے احباب توجہ فرمائیں

گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۵۲ مختلف زبانوں میں جو تقاریر کروائی گئی تھیں۔ انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا۔ اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئیداد ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اور ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے سنہ ۱۹۶۶ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے موقر جریدہ صدق جدید میں "ہمہ تن تیز تگ" کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا۔

"قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور فعالیت، تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلّہ رہیگا"!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کا اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا۔

ہماری کوشش ہے۔ کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور ۲۲ دسمبر کی شام کو اس میں حصّہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ ۲۹ دسمبر تک تحریری طور پر اطلاع دیں تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔ جو احباب تصاویر وغیرہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موصی حضرات کے حسابات کیوں غلط ہوتے ہیں؟

۱۔ بعض سیکرٹری صاحبان مال حصہ آمد کی رقوم بلا تفصیل داخل کرواتے ہیں! اور باوجود دفتر کے کہنے کے نام وار تفصیل نہیں بھیجتے

۲۔ بعض موصیوں کے نمبر وصیت نہیں ہوتے۔

۳۔ مستورات کے نام اور نمبر وصیت نہیں لکھے جاتے بلکہ اہلیہ فلاں لکھ دیا جاتا ہے اور اس طرح ریکارڈ سے بھی نمبر وصیت تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد و حصہ جائیداد کی رقوم اکٹھی حصہ آمد یا حصہ جائیداد میں بھیج دیتے ہیں۔ اس کی الگ الگ تخصیص نہیں کرتے۔

۵۔ بعض موصی احباب دیر تک اپنے حسابات چیک نہیں کرتے۔ اور اس طرح اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح نہیں ہوتی۔

اگر موصی احباب اور سیکرٹریان مال ان امور کا خاص خیال رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوست کو حساب غلط ہونے کا شکوہ نہیں ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

برائے توجہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک افراد موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہونا ضروری ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ، ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کماحقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت

(موصی اصحاب و سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمادیں)

جو نئی وصایا دفتر بہشتی مقبرہ میں موصول ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض اس لئے مجلس کارپرداز میں منظوری کے لئے پیش ہونے سے رُکی رہتی ہیں۔ کہ اُن کے ساتھ چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت ادا نہیں کیا جاتا یا موصی اصحاب گو ادا کر چکے ہوں۔ تو مقامی سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے یا کبھی یہ صورت بھی ہو جاتی ہے۔ کہ رقم تو داخل خزانہ صدر انجمن ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی تفصیل نہیں آتی۔ ان میں سے کوئی بھی ایک بات ہو اس کی وجہ سے وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے نظام وصیت میں نئے شامل ہونے والے اصحاب اپنی وصیت کیساتھ ہی چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت مگر کم از کم آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت (ساڑھے چار روپے) مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیا کریں۔ یا اگر وہاں جماعتی نظام نہ ہو تو براہ راست بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال کریں۔

لیکن اگر وہ مقامی سیکرٹری مال کو یہ چندے ادا کر دیتے ہیں۔ تو سیکرٹری مال کا فرض ہے کہ حتی الامکان بہت جلد ایسی وصول شدہ رقوم کو تفصیل کے ساتھ خزانہ میں داخل کر دیا کریں تاکہ اس وجہ سے نئی وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو اور تاخیر کی وجہ سے موصی احباب پریشان نہ ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

سالانہ اجتماع کے بعد سے مجالس کی طرف سے رپورٹیں بھجوانے میں بہت زیادہ سُستی ہو رہی ہے۔ جو قابلِ فکر ہے۔ اجتماع کے بعد تو قائدین مجالس کو جو اجتماع میں شامل ہو کر اس کے فوائد کا بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہیں۔ زیادہ بیداری اور مستعدی سے کام کرنا چاہیئے تھا۔ اسی طرح بہت سی مجالس میں نئے خدام نے قائد کا کام سنبھالا ہے۔ ان میں نیا جوش اور نیا ولولہ ضرور ہوگا۔ اور وہ ضرور کام کرتے ہوں گے۔ لیکن اُن کی طرف سے بھی رپورٹ نہیں آ رہی۔

ماہ نومبر کی رپورٹیں پندرہ دسمبر تک آ جانی چاہیئے تھیں۔ لیکن اس وقت تک بہت کم مجالس کی طرف سے یہ رپورٹیں آئی ہیں۔ ان میں بعض ایسی مجالس بھی شامل ہیں۔ جو نہایت باقاعدگی سے رپورٹیں بھجواتی تھیں۔ لیکن اب ان میں سُستی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

جملہ قائدین مجالس کو فوری طور پر اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کمی کو دُور کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مطبوعہ فارم پر مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

ہمارے بھائی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حکومت پاکستان کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مورخہ ۱۸ دسمبر کو کوپن ہیگن روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے اُن کے بخیر و عافیت پہنچنے، مزید ترقیات اور مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ دسمبر کو بعد نماز ظہر پیر محمد سعید صاحب ہاشمی ولد پیر فیض عالم صاحب آف گولیکی کا نکاح عزیزہ رفیعہ پروین صاحبہ بنت چوہدری محمد اعظم صاحب بوتالوی مولوی فاضل کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے پڑھا لڑکی محترم حاجی محمد فاضل صاحب فیروزپوری ریٹائرڈ انجینئر کی پوتی اور محترم پیر محمد عبداللہ صاحب ہاشمی آف گولیکی کی نواسی ہے۔ یہ ہر دو بزرگ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور بہتر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

عہدہ میں ترقی اور درخواست دعا

اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے ملک محمود احمد کو ریلوے اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ پر ترقی عنایت فرمائی ہے۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ یہ ترقی ہمارے لئے دین و دنیا میں ہر طرح سے بابرکت ہو۔

عزیز بیگم بنت ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم اہلیہ ملک اللہ رکھا صاحب ٹو شہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ

اعلانات ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالے نے اپنے فضل اور کرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (مرحوم) مینیجر ایشوافریقہ کمپنی کا پوتا اور جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت قلعہ صوبہ سنگھ کا نواسہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالے عزیز کو نیک اور خادم دین بنائے نیز صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار: رشید احمد شاہین ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ کراچی

(۲) میری ہمشیرہ کو خدا تعالے نے ۲۰ اکتوبر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے نومولود کا نام عبدالبصیر تجویز فرمایا ہے۔ نومولود عالمگیر صاحب افسر خزانہ کا بھانجہ ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناصر احمد پرویز ربوہ

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

دفاتر کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ نے جنازہ کو خاصی دور تک کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ بہت نیک صوم و صلوٰۃ کی نہایت درجہ پابند اور ذکر خدا میں مصروف رہنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے طفیل آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ بہت صاف دل واقع ہوئی تھیں۔ نیز دیگر اوصاف کے ساتھ ساتھ غربا پروری کا وصف بھی بہت نمایاں تھا۔

مرحومہ نے تین فرزند اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں آپ کے سب سے بڑے صاحبزادہ محترم بشارت علی خان صاحب لائلپور میں ایس ڈی او ہیں۔ دوسرے فرزند محترم صفدر علی خانصاحب پاکستان ریڈیو کراچی میں سیکرٹری جنرل کے ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ تیسرے فرزند مکرم محمد طاہر خانصاحب وزیرآباد میں اسٹیشن ماسٹر ہیں۔ تینوں فرزند اپنی والدہ محترمہ کی وفات سے قبل ربوہ آباد پہنچ گئے تھے اور وہی جنازے کو ربوہ لائے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم عبدالرحمٰن صاحب شاکر کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اور خادم دین بنائے نیز اسے صحت و عافیت اور اقبال مندی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

بعدالت جناب محمد عبدالحکیم صاحب بہادر بی اے۔ ایل ایل بی
ڈپٹی کسٹوڈین جائیداد متروکہ ضلع سرگودھا

محمد حیات۔ محمد رمضان امان بالغان پسران سانجھا خان ولد علی محمد و بشیر احمد نابالغان پسران سانجھا وغیرہ بنام مہاراج بل ولد دیوی داس۔ قوم اروڑہ اننت تارک الوطن (۲) گوردت سنگھ ولد جیون سنگھ (۳) اقبال سنگھ ولد جیا سنگھ قوم جاٹ (حال تارک الوطن ہندوستان)

مقدمہ نمبر ۱۳۳/۵۹ تصدیق اراضی رہن بعوض مبلغ ۔/۱۰۰۰۰ روپیہ واقعہ سٹیلا ضلع سرگودھا

مقدمہ عنوان بالا میں ۱۲/۵۹ ۱۳ تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے۔ جس میں تارک الوطن غیر مسلم مسئول علیہم مسمیان مہاراج بل و گوردت سنگھ اور اقبال سنگھ کو اطلاع دی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مسئول علیہم مذکورہ بالا اصالتاً و وکالتاً تاریخ مقررہ بوقت ۹ بجے دن حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴)